اصلاح
اور اُس کا اجر
ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
0333-8173630-0301-6464561-042-7115771

جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب : اصلاح اور اس کا اجر

افادات : ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی

مرتب : محمد احمد قادری (حویلی لکھا)

نظر ثانی : محمد صلاح الدین سعیدی

تعداد : 1100

سن اشاعت : 5 جولائی 2007ء

کمپوزنگ : محمد نوید رفیق

ہدیہ : 16 روپے

ملنے کے پتے

اویسی بک سٹال گوجرانولہ / مکتبہ جمال کرم لاہور

مسلم کتابوی لاہور / مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور

مکتبہ فیضان مدینہ گھکڑ / مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں

مکتبہ مہریہ رضویہ کالج روڈ ڈسکہ

مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام سرکلر روڈ گوجرانوالہ

صراط مستقیم پبلی کیشنز 6 مرکز الاویس دربار مارکیٹ لاہور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبِّ اشۡرَحۡ لِیۡ صَدۡرِیۡ وَیَسِّرۡ لِیۡۤ اَمۡرِیۡ وَاحۡلُلۡ عُقۡدَۃً مِّنۡ لِّسَانِیۡ یَفۡقَہُوۡا قَوۡلِیۡ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ ہَدَانَا اِلَی الصِّرَاطِ الۡمُسۡتَقِیۡمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ صَاحِبِ الۡخُلُقِ الۡعَظِیۡمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحٰبِہٖ الَّذِیۡنَ قَامُوۡا بِتَانِیۡدِ الدِّیۡنِ الۡقَوِیۡمِ

اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ○ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ ۚ فَمَنۡ اٰمَنَ وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَلَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ○ (الانعام: ۴۸)

صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡمُ ○ وَصَدَقَ رَسُوۡلُہُ النَّبِیُّ الۡکَرِیۡمُ الۡاَمِیۡنُ۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَا حَبِیۡبَ اللّٰہِ

مَوۡلَایَ صَلِّ وَسَلِّمۡ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیۡبِکَ خَیۡرِ الۡخَلۡقِ کُلِّہِمِ
مُنَزَّہٌ عَنۡ شَرِیۡکٍ فِیۡ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوۡہَرُ الۡحُسۡنِ فِیۡہِ غَیۡرُ مُنۡقَسِمِ

www . SirateMustaqeem . net

يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِىْ مَنْ اَلُوْذُبِهٖ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ
رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى جَلَّ جَلَالُهٗ وَعَمَّ نَوَالُهٗ وَاَتَمَّ بُرْهَانُهٗ وَاَعْظَمَ شَانُهٗ

کی حمد وثنا اور حضور سرورِ کائنات، مخرِ موجودات، زینتِ بزمِ کائنات، دستگیرِ جہاں، غمگسارِ زماں، سیدِ سروراں، حامیِ بیکساں، قائد المرسلین، خاتم النبیین،

احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم کے دربار گوہر بار میں ہدیۂ درود وسلام عرض کرنے کے بعد،

وارثانِ منبر ومحراب، اربابِ فکر ودانش، اصحابِ محبت ومودت ووابستگانِ ادارہ صراطِ مستقیم!

رب ذوالجلال کے فضل اور توفیق سے ہم سب کو مرکزِ علم وحکمت جامعہ جلالیہ رضویہ مظہر الاسلام میں بزمِ جلالیہ اور ادارہ صراطِ مستقیم کے زیرِ اہتمام ماہانہ درس صراطِ مستقیم میں شرکت کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔ میری دعا ہے رب ذوالجلال جل جلالہ، منتظمین کے انتظام اور شرکاء کی شرکت کو اپنے دربار میں قبول فرمائے اور ہمیں اپنی اصلاح کے ساتھ ساتھ اوروں کی اصلاح کی توفیق اور اس عمل پر اجرِ عظیم عطا فرمائے (آمین)

''اصلاح اور اسکا اجر''

محتشم سامعین حضرات ! میں نے قرآن مجید' برہان رشید کی سورۃ انعام کی آیت نمبر 48 تلاوت کی ہے۔اس میں انبیائے کرام کی بعثت کا مقصد' اصلاح کی عظمت اور اجر کی وضاحت کی گئی ہے۔

خالق کائنات جل جلالہ نے فرمایا ہے۔

''وما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین''

اور ہم نہیں بھیجتے رسولوں کو اگر خوشی اور ڈر سناتے۔

نیکی کی صورت میں اللہ کے انعام کی خوشخبری دیتے ہیں اور گناہ کی صورت میں اللہ کے عذاب سے ڈراتے ہیں۔

انبیائے کرام علیہم السلام کے پیغام پر یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ رب ذوالجلال فرماتا ہے،''فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ ''تو جو ایمان لائے اور سنورے۔''فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ''

انکو نہ کچھ اندیشہ نہ کچھ غم{(الانعام:۴۸(ترجمہ کنز الایمان)}

اگر چہ یہ فرمان الٰہی بہت زیادہ تفصیلات اور متعدد مضامین کا ایک مجموعہ ہے مگر اس وقت صرف چند باتیں اس نکتہ نظر کے لحاظ سے پیش کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

آج جس معاشرے میں ہم زندگی گزار رہے ہیں اور جن خطرات کا امت کے کارواں کو سامنا ہے: اصلاح کا پیغام از حد ضروری ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دور میں فرمایا تھا،

''اس وقت اتنا فساد برپا ہو چکا ہے اور اتنا اندھیرا چھا چکا ہے کہ ایک اولوالعزم رسول ہی ان اندھیروں کو مٹا سکتا ہے لیکن چونکہ رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے لھذا ایک عارف، عامل اور تام المعرفۃ کی ضرورت ہے جو قرآن وسنت کے مضامین لوگوں کے سامنے پیش کرے اور بگڑے ہوئے ماحول کی اصلاح کرے۔''

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اصلاح کے عمل اور اس پر اجر وثواب کے بارے میں سن کر اپنے اندر حوصلہ پیدا کرنے کی کتنی اشد ضرورت ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ماحول قرب نبوت کے لحاظ سے آج کے ماحول سے کہیں زیادہ افضل تھا۔ ہم تو چار صدیاں مزید بعد میں ہو گئے ہیں۔

یہ ایسی مقدس راہ ہے کہ جس میں نکلنے والا اپنے ٹائم (time) کا ضیاع نہیں کرتا اور اسکا کوئی لمحہ رائیگاں نہیں جاتا۔

رب ذوالجلال جل جلالہٗ کی رحمت اور ثواب کے خزانے انشاءاللہ اسکو ملیں گے۔

اصلاح کیا ہے؟

اصلاح ایسی چیز ہے جس کا ترتب فساد پر ہوتا ہے

جہاں پہلے فساد جڑیں جماتا ہے وہاں اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔

فساد کو ختم کرنے کا نام اصلاح ہے۔

ہماری بولی میں اس لفظ ''فساد'' کا استعمال ہوتا ہے، ہم اس بات پر غور نہیں کرتے کہ فساد کیا ہے۔

تازہ کھانا اگر چار پانچ دن پڑا رہے تو بدبو آنے لگے

جہاں کھانا پڑا ہو، پاس جانا مشکل ہو جائے۔

جو کبھی زبان کو لذیذ لگتا تھا، اب تعفّن والا ہے۔

عربی میں کہا جائے گا کہ کھانا فاسد ہو گیا۔ اس کا ٹیسٹ (taste) خراب ہو گیا۔

میرے بھائیو! رب ذوالجلال جل جلالہ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

انسان کی دو جہتیں ہیں۔

1: ایک جہت کا معاملہ رب کے ساتھ ہے۔

2: دوسری جہت کا معاملہ بندوں کے ساتھ ہے۔

خالق کائنات جل جلالہ کو دونوں معاملات میں اصلاح مطلوب ہے، اس واسطے حقوق اللہ بھی ضروری ہیں، حقوق العباد بھی۔

1: اگر انسان حقوق اللہ کا لحاظ نہ رکھے تو اس کا رب کے ساتھ تعلق معاذ اللہ فاسد ہو جائے گا۔

اب دیکھیں اس نے کتنے بڑے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ وہ رب ذوالجلال جس نے اسے اپنی صورت میں پیدا فرمایا، احسن تقویم بنایا اور اس کے دل کو عرش کے جلووں کا ایک حصہ بنایا۔ یہ انسان خالق کائنات جل جلالہ سے باغی ہو کر اس کے حقوق کو پامال کرنے لگا تو وہ دل جو اجالوں کا محور اور خوشبوؤں کا مرکز تھا، برکات کا اڈہ تھا، اب معاذ اللہ شیطان کا بہت بڑا مرکز بن گیا۔ نحوست اور بدبو کیوجہ سے اس کا خوشبوؤں والا ماحول فساد کی لپیٹ میں آ گیا۔

وہ انسان جو معاشرے میں رب ذوالجلال کی برکتوں کا ترجمان ہو سکتا تھا، اس کیوجہ سے قحط سالی ہے، بارش نہیں ہوتی۔ سمندر کی مچھلی درد محسوس کرتی ہے، گھونسلے

میں بیٹھا ہوا پرندہ روزی نہ ہونے کی وجہ سے کمزور ہو ہو کے مر جاتا ہے۔ معیشت کے اسباب مسدود ہو جاتے ہیں۔ جب اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی تو نحوست بھی اسی تناسب سے ہوگی۔

2: دوسری طرف بندوں کا بندوں سے تعلق ہے۔

چھوٹے کا بڑے کے ساتھ، بڑے کا چھوٹے کے ساتھ، پڑوسی کا پڑوسی کیساتھ، حاکم کا رعایا کے ساتھ، استاد کا شاگرد کے ساتھ، بائع کا مشتری کے ساتھ، مزارع کا مالک کے ساتھ، فیکٹری کے مالک کا اپنے مزدوروں کے ساتھ۔

اگر یہ حسین اور اچھے رہیں تو صورتحال ایسی ہوتی ہے کہ مزدور کے ہاتھوں میں رزقِ حلال کی حدود میں رہ کر کام کرنے کی وجہ سے چھالے پڑ جاتے ہیں تو داد خود محبوب علیہ السلام عطا فرماتے ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ، کے ہاتھوں کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فقط اسلیئے چوما کہ وہ دائرہ شریعت میں رہتے ہوئے مزدوری کرتے تھے۔

فساد کی نحوست

اللہ عزوجل کی رحمت میں کوئی فرق نہیں، اگر خرابی آتی ہے تو بندے کے اپنے عمل کیوجہ سے آتی ہے۔

جیسے بارش مقدس اور پاکیزہ ہے لیکن چھت یا پرنالے کے راستے آئے تو جتنا پرنالہ گندہ ہے یا جتنی چھت پلید ہے اسی حساب سے پانی بھی پلید ہو جائے گا۔

اب وہ پانی جو پاکیزہ تھا، اُس سے کپڑے پلید ہو جائیں گے۔ ایسے ہی انسان

کا معاملہ ہے کہ رب سے تعلقات بگاڑنے کی پاداش میں خود بھی منحوس ہو گیا۔

اللہ رب العزت جل جلالہ نے ہمیں یہ پیغام دیا ہے کہ میرے محبوب ﷺ کی امت میں جب فساد آجائے تو تم انکے ساتھ کمپرومائز (Compromise) کر کے بیٹھ نہ جاؤ بلکہ ان بدبوؤں کے خلاف ایکشن (Action) لو، اپنے ماحول میں رحمتوں کی خوشبوؤں کا چھڑکاؤ کرو۔

ربِ ذوالجلال تمہیں سو (100) شہیدوں کا ثواب عطا فرمائے گا۔

نبی علیہ السلام کا اندازِ اصلاح

نبی اکرم، سید عالم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب اعلانِ نبوت فرمایا، لوگ فساد میں گھرے ہوئے تھے

مگر میرے محبوب علیہ السلام نے یوں اصلاح فرمائی کہ وہ لوگ جو زمین پر بوجھ تھے، زمین کو غصہ آتا تھا، اب تقویٰ کے جام پینے کے بعد زمین تو زمین رہی، جنت بھی اُن پہ ناز کرتی ہے۔

محبوب علیہ السلام نے فرمایا جنت کے ہر دروازہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، کو آواز آرہی ہوگی، یہ بھی فرمایا جنت میرے عمار رضی اللہ عنہ، کے قدموں کی مشتاق ہے۔

یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمہ جہت اصلاح تھی کہ معاشرہ چمک اُٹھا اور ایسا عظیم خوش گوار انقلاب آیا کہ

؎ خود نہ تھے جو راہ پر اوروں کے ہادی بن گئے

کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا

وہ جو چلتے پھرتے مُردے تھے، موبائل (Mobile) مُردے تھے، میرے نبی علیہ السلام کے پیغام اصلاح نے عدل وانصاف کی خوشبو اور حیا کی بہاروں سے پورا ماحول ایسے اُجاگر کیا کہ قدسیوں کو بھی رشک آتا تھا کہ ایسے بھی بندے ہو سکتے ہیں، جیسے بندے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائیں بائیں بیٹھے ہیں۔

عرش سے بار بار پیغام آتا ہے اور قصیدے پڑھے جاتے ہیں۔

صالحین چلے جائینگے:۔

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، میرے محبوب علیہ السلام اس ماحول کو دیکھ کر ارشاد فرمانے لگے۔

"یَذْھَبُ الصَّالِحُوْنَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ"

میں نے صالحین کی جماعت تیار کی ہے۔اب ایک ایک کر کے یہ دنیا سے چلے جائیں گے، پھر اُن کے بعد انہوں نے جو صالحین تیار کیے ہوں گے وہ بھی دنیا سے چلے جائیں گے، پھر انکے فیض یافتہ صالحین بھی چلے جائیں گے۔ یہ تین صدیاں خیر القرون کی ہیں جن میں ہر بندہ کروڑوں پہ بھاری ہے۔

حُفالہ کیا ہے؟

اگلی صورتحال مختلف ہوگی۔

میرے محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں، "وَتَبْقٰی حُفَالَۃٌ" پیچھے چھان رہ جائے گا۔ "کَحُفَالَۃِ الشَّعِیْرِ وَالتَّمَرِ" جیسے ردی کھجوریں۔

ڈھیر کی شکل میں کھجوریں ہوں، اچھی اچھی کھجوریں بک جائیں، پیچھے چھان رہ جائیگا۔ صالحین لوگ آہستہ آہستہ دنیا سے اُٹھ جائیں گے، باقی حُثالہ بچے گا۔ اب ایک ہی نوع کا ہر انسان ہے، بناوٹ بھی ایک سی ہے، اعضاء بھی ایک جیسے ہیں۔

آفتابِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہدایت افروز کرنوں کی تجلی سے قبل بھی انسانیت یونہی تھی، ایک چہرہ، دو ہاتھ، دو قدم اور مناسب قد، جب محبوب علیہ السلام نے اصلاح کا کام شروع کیا تو وہی انسان پیکرِ نور بن گیا تھا، قدسیوں کو رشک آنے لگا تھا۔

اب بُعد زمانہ کی وجہ سے بارگاہ نبوت سے رشتہ کمزور ہونے لگا۔ جو بھی اعلیٰ تھے، ان میں بگاڑ آنے لگا۔

اللہ پرواہ نہیں کرے گا:۔

محبوب ﷺ نے ایسی حیثیت کے لوگوں کو ردی قرار دیا اور اگلا جملہ ارشاد فرما کر بہت سے مفاہیم کو واضح فرما دیا۔ ''لَا یُبَالِھِمُ اللّٰہ بَالَۃً'' یعنی اللہ کو ان کی کوئی پرواہ نہیں رب ذوالجلال جل جلالہ کے سامنے کسی کی کوئی پاور (power) نہیں مگر ''لَا یُبَالِھِمِ اللّٰہُ بَالَۃً'' کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ کچھ لوگوں کے رب کے ساتھ بھی تعلقات مربوط اور مضبوط ہوتے ہیں، رب کے بندوں کے ساتھ بھی رب ذوالجلال ان کا لحاظ ضرور فرماتا ہے۔ ''لَا یُبَالِھِم'' کا مطلب ہے بعد میں ایسے لوگ آئیں گے، رب ذوالجلال جن کا لحاظ نہیں فرمائے گا، ان کی موجودگی میں قحط سالی بھی ہوگی عذاب بھی آئے گا'

www . SirateMustaqeem . net

دعائیں بھی قبول نہیں ہوں گی، فتنہ وفساد بھی ہوگا۔

جب رب ذوالجلال کے فرمان کا دھیان نہیں ہوگا اور خواہش کی بندگی ہوگی تو پھر انسانی شکل، چہرہ، دیگر اعضاء اور قد وقامت وہی ہوگی مگر وہ انسان ڈنگروں جیسا ہوگا۔ جیسے کتے کا اللہ کو کیا لحاظ ہے؟ گدھے کا کیا پاس ہے؟

جب بندہ دربار الٰہی کا باغی بن جائے گا، پھر اسکی طرف کوئی پیغام خوشی نہیں آئے گا۔

فساد سے کیا ہوگا؟

اب صحاح شریف کی حدیث مبارکہ کی روشنی میں یہ واضح ہوگیا کہ فساد سے کیا ہوتا ہے اور اسکا نقصان کتنا زیادہ ہے۔

یوں سمجھ لیجئے کہ لوہا ایسی دھات ہے جس سے ٹنوں وزن بآسانی اٹھایا جاسکتا ہے، اگر اسے زنگ لگ جائے تو آدھی چھٹانک وزن اٹھانا بھی مشکل ہوگا، زنگ آلود لوہا، راکھ بن جاتا ہے، اسکی کوئی طاقت نہیں رہتی، یہی کیفیت متقی انسانوں کی ہے، جب تک محبوب ﷺ کے ساتھ نسبت حقیقت زخمی نہ ہو، عقیدہ بھی درست ہے اور عمل بھی، تو صورتحال یہ ہے کہ ایک بازو جہان بھر کے بوجھ اٹھا سکتا ہے اگر اور تعلقات کی ڈور کٹ جائے تو یوں بھوسا بن جائے گا جیسے زنگ لگنے کے بعد چمکدار آئینہ نما لوہا بن گیا تھا۔

فساد کی آمد سے انسان کی ساری پاور ختم ہوجاتی ہے۔

• تعلقات کی دو صورتیں: اب یہ دو صورتیں ہمارے سامنے ہیں۔

www . SirateMustaqeem . net

1: رب ذوالجلال کے لحاظ سے صحت تعلق۔

2: مخلوق کے لحاظ سے صحت تعلق۔

اللہ اور مخلوقات کیساتھ تعلق کے درمیان ایسا واسطہ ہے، جس سے رب کے ساتھ بھی تعلق مضبوط ہوگا اور مخلوقات کے ساتھ بھی، یہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تعلق ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید، برہان رشید میں ہے، "قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ"

یہ آیت مبارکہ اسوقت نازل ہوئی جب یہود ونصاریٰ نے کہا، "وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ" کہنے لگے، ہم تو معاذ اللہ خدا کے بیٹے ہیں، ہم اس نبی کے پاس جائے بغیر رب کے پاس جائیں گے۔

رب ذوالجلال جل جلالہٗ نے فرمایا، "محبوب! جو تمہارے پیچھے پیچھے چلے گا، میں اُسے بھی اپنا محبوب بنالوں گا"۔

دیکھو! سید عالم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق توڑنے والوں کا خالق سے بھی رشتہ ٹوٹ گیا۔

اللہ عزوجل نے فرمایا کہ جو تمہیں چھوڑ دیگا پھر چاہے اللہ اللہ کرتا رہے، میں قبول نہیں کروں گا۔ لھذا درمیانی شاہراہ تعلقات سے پتہ چلا کہ فساد سے بچنے کیلئے رب ذوالجلال جل جلالہٗ، جن کے کہنے پر لوگوں نے رب کو مان لیا ہے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر مخلوقات سے مرتبہ اور حیثیت کے مطابق شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر تعلق درست ہونا چاہیے۔

عقیدہ اور عمل:۔

ادارہ صراط مستقیم کا منشور اسی بات پہ مرتب ہے کہ ان تعلقات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔
آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ تعلقات کی اس مثلث میں عقیدہ اور عمل ہر دو طرح سے فرق آ گیا ہے۔

انسان اپنی خواہشات کا غلام بن گیا ہے۔ کام کرتے وقت اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ رب کی منشاء کیا ہے؟ قرآن کا کیا تقاضا ہے؟ ہمارے نبی ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ اسوقت اپنی مرضی کرتا ہے۔ جب کوئی مشکل درپیش ہو تو دعائیں رب سے کرتا ہے۔

رسول علیھم السلام کیا کرتے ہیں۔

خالق کائنات جل جلالہ کے ارشاد کا مطلب ہے کہ ہم نے تو شروع سے ہی یہ دستور رکھا ہے، ہمارے رسول علیھم السلام لوگوں کی اصلاح کے لئے کام کرتے ہیں، جو ڈر جائے اور اصلاح کرے، ہمارا فضل اسکے شامل حال رہے گا،
اور جو سن کر کان نہیں دھرے گا ہم بھی اسے توجہ میں نہیں رکھیں گے۔

تبلیغ کے دو پوائنٹ (point):۔

انبیائے کرام علیھم السلام کی تبلیغ کے دو مرکزی پوائنٹ (point) ہیں:

1: ایک بشارت اور تبشیر 2: دوسرا انذار یعنی ڈرانا

سوسائٹی (society) میں ان دونوں کاموں کی برابر اہمیت اور ضرورت ہے۔

اگر دونوں میں سے ایک بھی نہیں ہوگا تو اصلاح کی بجائے بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔

اگر وعظ ونصیحت میں فقط انذار ہے، اتنا خوف ہے کہ رحمت سے ناامیدی پیدا ہو جائے تو یہ بھی منہج نبوت نہیں ہے اور اگر صرف تبشیر ہی تبشیر ہے، ہر مرحلے پر بشارت ہے، ایک بزم سجانے پر خلد کی نوید ہے، بات بات پر جنت کی ٹکٹیں بیچی جا رہی ہیں تو یہ بھی منہج نبوت کے خلاف ہے۔ اللہ کے رسول علیہم السلام میانہ روی سے کام کرتے ہیں۔

عذاب الٰہی سے ڈراتے بھی ہیں، آئینہ رحمت دکھلاتے بھی ہیں۔ اللہ کے ساتھ تعلق صحیح رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اس بات کی پرواہ نہ کرے کہ کوئی بندہ مجھ سے راضی ہے یا ناراض، محلے والے اچھا سمجھتے ہیں یا برا، حکومت خوش ہے یا ناخوش بندہ اسکی طرف توجہ نہ دے۔

صرف ایک بات پر سوئی ہو کہ میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے، زمانے کی خفگی کی پرواہ نہیں، معاشرے اور سوسائٹی (society) کی ناراضگی کی پرواہ نہیں، صرف ایک پوائنٹ (point) پر توجہ ہے کہ رضائے باری تعالیٰ میسر آجائے۔

سوسائٹی (society) کی اہمیت:۔

انسان جو زمین پر رہتے ہیں، یہ بھی معمولی حیثیت کے حامل نہیں، محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں، "أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلَى الْأَرْضِ"۔

"اے زمین پر بسنے والے لوگو! تمہاری گواہی پر رب کے فیصلے ہوں گے،

ثابت ہوا کہ سوسائٹی (society) میں بسنے والے لوگ معمولی نہیں، انکی

شہادت پر رب نے فیصلے کرنے ہیں۔

محلے والا کہے گا، اے اللہ! میں اسے جانتا ہوں یہ بڑا متقی تھا شریک،

(partner) پارٹنر کہے گا، اے اللہ! میں واقف ہوں، یہ بڑا پارسا تھا۔

نماز، روزہ اور صدقے سے افضل:۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن صحابہ علیہم الرضوان سے فرمانے لگے۔

"اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ؟

صحابہ! کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جسکا درجہ نماز اور روزے سے بھی بڑا ہے، اور صدقے سے بھی بڑا ہے؟

صحابہ کرام علیہم الرضوان جو ہر وقت ایسے کاموں کی تلاش میں رہتے تھے، خوش ہو کر عرض کرنے لگے، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم نے تو نماز کو بہت بڑا سمجھا ،روزے کو بہت بڑا سمجھا، صدقے کو بہت بڑا سمجھا، اگر آپ کے ہاں اس سے بھی بڑا کام ہے تو ضرور ارشاد فرمائیے۔ محبوب علیہ السلام نے فرمایا، "صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ"

اپنے ماحول میں بندوں کے ساتھ صلح کر کے رہنا، یہ وہ عمل ہے جو ان سب کاموں سے بڑا ہے۔

نماز سے بھی بڑا ہے، روزے سے بھی بڑا ہے اور صدقے سے بھی بڑا ہے۔

ہمارے ہاں بعض اوقات خشک نیکی کا اثر ہو جاتا ہے، جیسے ایک حاجی صاحب پرہیزگار ہیں مگر بھائیوں یا بھتیجوں سے ناراض ہیں۔

محبوب علیہ السلام نے فرمایا: نیکی کا اثر تب ظاہر ہوگا جب انانیت ختم ہوگی۔

بھائی، باپ، پڑوسی اور شریک کار (Partner) کے ساتھ جھگڑا ختم ہوگا۔

یہ وہ اصلاح ہے جو بندوں کے ساتھ تعلقات میں کارفرما ہے۔

حالقہ کیا ہے؟

اگر کوئی بندہ اس کاروانِ اصلاح میں داخل نہیں تو فرمایا:

"فَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ هِیَ الْحَالِقَۃ"

اگر آپس میں صلح کی جگہ فساد آجائے تو یہ "حالقہ" ہے۔ حالقہ کا مطلب ہے، "مونڈنا"۔ فرمایا اس سے انسان مونڈا جاتا ہے۔

پوچھا گیا: "کیا اسکے سر سے بال اُتر جاتے ہیں؟ کیا اسکا حلق ہو جاتا ہے؟

فرمایا: "لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ بَلْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ"

میں یہ نہیں کہتا اسکا سر مونڈا جاتا ہے، بلکہ اُسکا دین مونڈا جاتا ہے، اسکے دین کے بال ختم ہو جاتے ہیں۔

بال زینت ہیں، مراد یہ ہے کہ جو بندہ لوگوں کے ساتھ ری لے شن شپ (Relationship) میں کوشاں نہیں، اسکی دینی زینت رُخصت ہو جاتی ہے۔

ہاں! کوئی اتنا بگڑا ہوا ہے کہ ہزار جتن کے باوجود بھی راضی نہیں ہوتا، پھر بھی کوشش کرنے والے کو اسکے عمل کا ثواب ضرور ملے گا۔

جب ہر طرح کی اصلاح کا دور دورہ ہو جائے گا، پھر رب ذوالجلال سجدوں میں اتنا اجر نہیں دے گا، جتنا اس ایک عمل میں عطا فرما دے گا۔ اس کا مطلب ہرگز یہ

نہیں کہ سجدوں کی اہمیت نہیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ صلاۃ ذات البین کا درجہ سجدوں سے بھی بڑا ہے۔

تین بڑے جرم

رب ذوالجلال یہ واضح فرمانا چاہتا ہے کہ عذاب میں اسکی خوشی نہیں، اُسکی مرضی ہے کہ لوگ آگ میں نہ جلیں، پھر بھی کوئی جلتا ہے تو تین بڑے جرم کر رہا ہے،

1۔ ایک تو وہ نافرمانی کر رہا ہے۔

2۔ دوسرا اللہ کی چاہت کے خلاف کر رہا ہے۔

3۔ تیسرے نمبر پر جہنم میں جا کر اپنا نقصان کر رہا ہے۔

ننانوے کا قاتل

ایک طویل حدیث کو اختصار سے پیش کرتا ہوں کہ رب ذوالجلال نے صلح کا کتنا حسین نظام رکھا ہوا ہے۔

جو کچھ صلح میں ہے، وہ عقل کے ترازو پہ تولا نہیں جا سکتا۔ یہ حدیث شریف کئی سوالوں کا جواب بھی ہے اس سے پہلے ایک اور حدیث مبارکہ کا مفہوم سمجھ لیں۔

ایک آدمی ننانوے کا قاتل تھا۔

جب اُسے رحمت سے مایوس کر دیا گیا تو اُس نے سو (100) پورے کر دیئے۔

پھر اُسے کہا گیا کہ فلاں بستی میں جاؤ، تمہاری توبہ قبول ہو جائے گی۔

رستے میں اُسکی وفات ہوگئی۔

اب ایسے میں رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا: "قِيسُوا مَا بَيْنَهُمَا" جہاں سے

اس جگہ تک چل کے آیا ہے، پیمائش کرو، اور جہاں جانا چاہتا ہے وہاں تک کا بھی حساب کرلو، اگر ولی کے قرب میں فوت ہوا ہے تو ہم اسے جنت دیں گے۔

ادھر خود زمین کو حکم دے دیا کہ جہاں سے چل کے آیا ہے، وہاں سے پھیل جا تا کہ سفر زیادہ بن جائے۔ یہ باقاعدہ خدائی فیصلہ تھا۔

ایک اعتراض

اب کچھ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ حقوق العباد بندے کے معاف کیے بغیر معاف نہیں ہوتے، ایک بندے کا ناحق قتل بہت بڑا جرم ہے، سو کا قاتل کیسے بخشا گیا؟

اعتراض کا جواب

اس اعتراض کا جواب بھی مذکورہ حدیثِ مبارکہ میں ہے۔ مستدرک للحاکم کی روایت ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ، راوی ہیں، فرماتے ہیں۔

"بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ إِذْ رَأَيْنَاهُ يَضْحَكُ"

ہم نے دیکھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچانک مسکرائے، "حَتّٰى بَدَتْ ثَنَايَاهُ" یہاں تک کہ آپ کے سامنے کے دانت بھی ظاہر ہوئے۔

جب مسکراہٹ کی وجہ سے گل قدس کی پتیاں آگے پیچھے ہوتی تھیں تو اولوں سے بھی زیادہ سفید دندان مبارک کی تجلی پڑتی تھی۔

صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: "اِذَا ضَحِكَ يَتَلَأْلَؤُ الْجُدُرُ"

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

صحابہ رضی اللہ عنہم نگاہیں جھکا کے بیٹھے ہوئے تھے، اب تجلی پڑی تو پتہ چلا کہ

محبوب علیہ السلام مسکرا رہے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اکثر ایسے مواقع پر پیش پیش رہتے، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، نے ہی پوچھا۔

وَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا اَضْحَكَكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ "

صحابہ کا یہ عقیدہ تھا، محبوب علیہ السلام یہاں ہی نہیں، یہاں بیٹھے ہوئے کہاں کہاں دیکھتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، اس ماحول میں بظاہر ایسا کوئی سبب نہیں، آپ کی مسکراہٹ کی کیا وجہ ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جواب عنایت فرمائیں تاکہ ہم بعد میں آنے والوں کو بتاسکیں کہ ہمارے محبوب علیہ السلام فرش پہ ہوتے تھے تو نگاہ کہاں جاتی تھی؟

میں میدان قیامت دیکھ رہا ہوں

محبوب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"رَجُلَانِ مِنْ اُمَّتِیْ جَثَیَا بَیْنَ یَدَیْ رَبِّ الْعِزَّةِ "

اے عمر! میں آج میدانِ قیامت دیکھ رہا ہوں۔

اب دیکھو! لوگ تو یہ ترازو لیے پھرتے ہیں کہ کل کا پتہ ہے یا نہیں، محبوب علیہ السلام میدانِ محشر کے معاملات بھی ابھی دیکھتے ہیں۔

فرمانے لگے، اللہ کے سامنے یہ دو مرد کھڑے ہیں نہ بیٹھے ہیں، بلکہ گھٹنوں

کے بل حاضر ہیں۔

"فَقَالَ اَحَدُ ھُمَا: یَارَبِّ خُذْلِیْ مَظْلِمَتِیْ"

ایک کہے گا، اے اللہ! اس بندے نے مجھ پر ظلم کیا تھا، آج یوم حساب ہے، میں اس سے بدلہ لینا چاہتا ہوں۔

خالق کائنات جل جلالہ جواب دیتا ہے:

"کَیْفَ تَصْنَعُ بِاَخِیْکَ وَلَمْ یَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِہٖ شَیْئٌ"

بدلہ لینے کا مطلب:۔

اب یہ بات ضمناً سمجھ لیجئے کہ حق چاہنے یا بدلہ لینے کا یہ مطلب نہیں کہ جس نے مجھے تھپڑ مارا تھا، میں اُسے تھپڑ ماروں یا جس نے مجھے قتل کیا تھا، میں اُسے قتل کروں، بلکہ یہ مطلب ہے کہ اسکی ساری نیکیاں مجھے دے کر مجھے بدلہ دے دیا جائے۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس دن بندے کا ذہن کتنا تیز ہوگا۔ اُسے پتہ ہے کہ میں جا کر اور نیکی تو کر نہیں سکتا، لہٰذا جو تھپڑ کھایا تھا، آج اُسکے بدلے میں نیکی لے لوں۔ اس طرح تھپڑ کا بڑا فائدہ ہو جائے گا۔

چنانچہ کہے گا: یا اللہ جل جلالک! اسکی نیکیاں مجھے دے دے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا، اُس نے بہت سے لوگوں کو مارا ہوا تھا، تیری باری بعد میں آئی ہے، وہ سب اسکی نیکیاں لے چکے ہیں، اب اس کے پاس کچھ بھی باقی نہیں بچا

نیکیاں ختم ہو گئیں:۔

محبوب علیہ السلام نے فرمایا: وہ بندہ بڑا چالاک ہے، اللہ کے سامنے اپنا

مقدمہ صحیح لڑ رہا ہے، کہتا ہے، ٹھیک ہے، "وَلَمْ يَبْقَ مِنْ حَسَنَاتِهٖ شَيْءٌ" اسکی نیکیاں ختم ہوگئی ہیں، مگر میرے گناہ تو ابھی باقی ہیں،

میرے اوپر ظلم ہوا تھا، اُس نے مجھے مارا تھا، دُنیا میں میرا خون کیا تھا، آج میرے گناہ اسکے پلڑے میں ڈالدو۔

سب سے بڑا مفلس

اسکی یہ بات معقول بھی ہے جیسا کہ ایک دوسری حدیث شریف میں ہے ایک بندہ نیکیوں کی گٹھڑیاں لے کر آئے گا۔

"وَيَأْتِي وَقَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَأَكَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَكَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا (مشکوٰۃ ص:۴۳۵)

محبوب علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ آئے گا مگر کسی کو گالی دی تھی، کسی پر بدکاری کا جھوٹا الزام لگایا تھا کسی کا مال کھایا تھا، کسی کا خون بہایا کسی کو مارا تھا، یہ اس قوم کا سب سے بڑا مفلس ہوگا۔

وہ سارے لائن میں ہیں، اللہ اسکی نیکیاں انہیں دے گا مگر محشر میں مختلف مواقع ہیں۔

جب یہ اپنے گناہ ظالم کے پلڑے میں ڈالنے کو کہے گا تو خدا اسکی توجہ پھیر دے گا۔

الیوم العظیم :۔

"فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ جملہ بولتے ہی محبوب علیہ السلام کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ فرمایا: میرے

صحابہ دیکھو! "اِنَّ ذٰلِکَ الْیَوْمَ عَظِیْمٌ"

یہ دن بہت بڑا ہوگا، ہر بندہ بوجھ اُتارنے کی فکر میں ہوگا، اُس نے پہلے سوچ رکھا ہے کہ رب کے سامنے کیس (Case) پیش کرنے میں اگر نیکی نہ بھی ملے، صرف بوجھ اُتر جائے تو یہ بھی غنیمت ہے۔

سید عالم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسوؤں کی رم جھم اسوقت ہوئی مگر بعد کی آتش جہنم کو ٹھنڈا کر دیا۔ کتنا عظیم فیضان ہے۔ فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

؎ اللہ! کیا جہنم اب بھی نہ سرد ہوگا
رو رو کے مصطفیٰ نے دریا بہا دیے ہیں

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

محبوب علیہ السلام کے آنسو موتیوں کی طرح گرنے لگے،

یہ اٹل حقیقت ہے کہ حقوق العباد خدا خود معاف نہیں کرے گا، مگر جب چاہے تو اس کے آگے کون رکاوٹ بن سکتا ہے؟

جنت کی طرف دیکھو:۔

رب ذوالجلال جل جلالہ اسی بندے سے فرمائے گا: "پہلے تم ایک کام کرو، فَانْظُرْ فِی الْجِنَانِ" ایک نگاہ میری جنت کی طرف تو ڈالو،

فَرَفَعَ رَأْسَہٗ وہ سر اٹھائے گا۔

اب یہ سب کچھ قیامت کے روز ہوگا مگر سرکار ﷺ کی آنکھ ابھی مشاہدہ کر رہی

www . SirateMustaqeem . net

ہے کہ کیا ہوگا۔

"وَقَالَ يَارَبِّ أَرَىٰ مَدَائِنَ مِنْ ذَهَبٍ وَّقُصُورًا مِّنْ ذَهَبٍ مُكَلَّلَةً بِاللُّؤْلُؤِ"

"اے اللہ! مجھے سونے، چاندی کے بہت سے شہر اور محلات نظر آئے، ان سب پر ہیرے وہ کہے گا، جواہرات لگے ہوئے ہیں"۔

اپنا جھگڑا بھول گیا:۔

جنت تو پھر جنت ہے، یہ بندہ جو کہتا تھا کہ مجھے فلاں کی نیکیاں دے دو، کبھی کہتا تھا مجھے فلاں نے تھپڑ مارا تھا، میرے گناہ اس کے پلڑے میں ڈال دو۔

جنت دیکھنے کے بعد وہ اپنا جھگڑا ہی بھول گیا،

اب عجیب انداز میں گفتگو کا آغاز کرتا ہے۔

کھتا ھے "لِاَیِّ نَبِیٍّ هٰذَا وَلَاَیِّ صِدِّیْقٍ هٰذَا وَلِاَیِّ شَهِیْدٍ هٰذَا"

اے اللہ! ہمیں بتا کہ یہ جنت تو نے کس نبی کے لیے بنائی ہے؟

کس رسول کے لیے بنائی ہے؟ کس صحابی کے لیے بنائی ہے؟ کس صدیق کے لیے بنائی ہے؟ کس شہید کے لیے بنائی ہے؟

صلح کا انداز:۔

محبوب ﷺ کی مسکراہٹ کا یہی سبب تھا کہ اللہ جل جلالہ نے کس انداز سے صلح کروائی ہے، یہ رب کی رحمت کا حصہ ہے کہ وہ بندہ جنت دیکھ کر اب بھول گیا کہ میرا قاتل کون ہے اور اُسے سزا کیا دِلوانی ہے۔

بار بار جب رب سے پوچھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب ارشاد فرماتا ہے "هٰذَا لِمَنْ

اَعْطَى الثَّمَن"

جواب بڑا خوبصورت ہے کہ یہ اس کے لیے ہے جو اس کی قیمت ادا کرے گا۔

ابھی بک نہیں ہوئی:۔

مطلب یہ ہے کہ اس کی ریزرویشن (Reservation) ابھی نہیں ہوئی، انبیاء کی جنتیں علیٰحدہ ہیں، صدیقین کی جنتیں علیٰحدہ ہیں، شہداء کی جنتیں علیٰحدہ ہیں۔

یہ جنت ابھی بک نہیں ہوئی۔

اب اس شخص کو حوصلہ ہوا کہ سیٹ ابھی تک خالی ہے، مل سکتی ہے۔

کہتا ہے یارب: وَ بِمَنْ يَّمْلِكُ ذَالِكَ؟"

کوئی ایسا بندہ ہے جو اس کی قیمت دے سکے؟ جنت کی قیمت بھلا کون دے سکتا ہے؟

جنت کی قیمت:۔

اب یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ سارے غیب کے معاملات ہیں، میرے محبوب علیہ السلام نے سارے غیب کھول کر بیان فرما دیئے۔

جنت کی قیمت کے بارے پیارے محبوب علیہ السلام کا جملہ ہے:

"مَوْضِعُ السَّوْطِ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"

فرمایا: پوری جنت ایک طرف، جنت کا ایک مربع ایک طرف، ایک ایکڑ ایک طرف، ایک کوڑے جتنی جنت یعنی ایک گز مربع جنت ایک پلڑے میں ہو اور پوری دُنیا اور جو کچھ دُنیا بھر میں ہے ایک پلڑے میں ہو، پھر بھی جنت والے پلڑے کی قیمت

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

زیادہ ہے۔

اب یہ بندہ جو اپنے جھگڑے بھول گیا ہے، اس مخمصے میں ہے کہ اتنی قیمتی جنت کون خرید سکتا ہے؟

جنت کا ریٹ پوچھتا پھر رہا ہے۔ ربِّ ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے: ''اَنْــتَ تَمْلِکُہٗ'' اسکی قیمت تیری جیب میں بھی ہے۔

تُو تعجب سے پوچھتا پھر رہا ہے کہ ''اس جنت کو کون خریدے گا؟''

حالانکہ تیرے دل میں بھی میں نے ایسی دولت رکھی ہے کہ تو خرید سکتا ہے۔

اب یہ پوچھتا ہے، ''اے اللہ! وہ کیا چیز ہے جس کے بدلے میں خرید سکتا ہوں؟''

معاف کرنے کا صلہ:۔

خالقِ کائنات جل جلالہٗ نے فرمایا:

''بِعَفْوِكَ عَنْ اَخِیْكَ'' (مستدرک للحاکم ص: ۴/۵۷۶)

وہی بھائی جسے تو سزا دلوانے کیلئے گھسیٹ رہا تھا، کبھی اسکی نیکیاں لینے کی بات کرتا تھا، کبھی اپنے گناہ اُسکے ذمے ڈلوانے کو کہتا تھا۔

اُس بھائی کو معاف کردے، ہم یہ جنت تمہیں دے دیں گے۔

خالقِ کائنات جل جلالہٗ بے نیاز ذات ہے، دونوں بھی جل جائیں تو اُسے کوئی پرواہ نہیں مگر بندوں پر واضح فرمانا چاہتا ہے کہ میں یوں صُلح کروا کر نوازتا ہوں۔

صلح پر یہ طے تھا کہ بندے کا حق تھا مگر اللہ نے بخشوالیا، یہ وہ انداز ہے کہ خدا بخشنا چاہے تو کوئی رکاوٹ نہیں بن سکتا۔ حق والا خود ہی خوش ہو کر بخشے گا، بلکہ دل ہی

Idara Sirat e Mustaqeem Pakistan

www . SirateMustaqeem . net

اسقدر مطمئن ہو جائے گا کہ تڑپے گا، مجھ سے کوئی بخشوائے تو سہی، میں بخشنے تیار ہوں۔

جہنمی، جنتی بن گیا:۔

میرے محبوب علیہ السلام فرما رہے ہیں: صحابہ! میں نہ مسکراؤں تو کیا کروں؟، وہ پکا جہنمی تھا، میرے رب نے اُسے جنتی بنادیا ہے۔

نبی علیہ السلام کی سماعت

یہ ہے اصلاح کا اجراء اور اسکا ایک انداز۔

یہاں سے ایک عقیدہ بھی واضح ہوا جو آج لوگوں کی اُلجھن بھی ہے، صحیح حدیث مبارکہ سے حل ہوگئی۔

محبوب علیہ السلام کے کان کوئی معمولی کان تو نہیں جو اس زمانے میں نہ سُنیں۔

وہ تو وہاں بیٹھے ہوئے (20) بیس صدیوں بعد، (30) تیس صدیوں بعد، بلکہ قیامت کے بعد جس نے بولنا تھا، سن رہے تھے، دیکھ بھی رہے تھے۔

بولنے والا اگرچہ پیدا ابھی نہیں ہوا، محبوب علیہ السلام پھر بھی سن رہے تھے۔

غیب کی خبر

جو میدانِ محشر کے سارے مناظر دیکھ رہے ہوں، یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ انہیں قیامت کے متعلق خبر نہ ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے حکمت کی وجہ سے مخفی رکھا گیا ورنہ محبوب علیہ السلام غیب بھی جانتے ہیں، جو کچھ غیب میں ہے، اُسے بھی جانتے ہیں۔

غیب جنت ہے، اور جو کچھ جنت میں ہے، اسکی بھی خبر دے رہے ہیں۔

محبوب علیہ السلام نے واضح فرما دیا کہ جس وقت تمہارا رب عزوجل یوں اصلاح فرمانے والا ہے، پھر تمہیں بھی ضرور اصلاح کرنی چاہیے۔

اصلاح کا اجر

اصلاح کا اجر قرآنِ مجید میں بیان کیا گیا ہے:

"فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ"

جو اصلاح کا کام کریں گے، اُن پر نہ خوف ہوگا نہ غم۔

یہ طے شدہ ہے کہ یہ اجر اللہ کے ولیوں کے لیے ہے۔

"اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ"

خبردار! بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ غم۔ (سورہ یونس)

دھرتی کا سب سے بڑا انعام:۔

یہی اجر اللہ نے اصلاح والوں کو دیا ہے، تو پتہ چلا کہ گندے نظریات اور بگڑے ہوئے ماحول کی اصلاح کرنا کوئی معمولی کام نہیں، اس پر اجر رب ذوالجلال کے قُرب اور ولایت کی شکل میں ملتا ہے۔

چونکہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا ہے، اسلیے اس وقت دھرتی کا سب سے بڑا انعام ولایت ہے۔

اور وہ انعام کیسے ملے گا؟

فرمایا: اپنی اور اپنے ماحول کی اصلاح کرلو، ہمارا وعدہ سچا ہے، جو یہ کام مکمل

درجے میں کرے گا، ہم اُسے ولایت کا تاج پہنائیں گے۔

بے حساب اجر:۔

خالقِ کائنات جل جلالہٗ نے ارشاد فرمایا:

"وَجَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا"

جس نے تمہارے ساتھ برائی کی، اسکا بدلہ تو یہ ہے کہ جوابی کارروائی کی جائے لیکن "فَمَنْ عَفَا"

جو جوابی تھپڑ مارنے کی صلاحیت رکھتا ہو، مگر معاف کردے، "وَاَصْلَحَ" اور صلح کر کے تعلقات صحیح کرلے، "فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ"

اُس کا اجر اللہ عزوجل کے ذمہ کرم ہے۔ یہ جملہ ایک لحاظ سے وہاں بولا جاتا ہے، جہاں اجر کی کثرت مقصود ہو۔

اجر دینے والا رب ہو، لینے والا بندہ ہو تو تولا کیسے جاسکتا ہے۔

خالقِ کائنات جل جلالہٗ نے اصلاح کرنے والوں کے اجر کو واضح کردیا۔

وہ اصلاح نظریات اور افکار کی ہو یا اعمال کی ہو، معاملات کی ہو یا مخلوق کے ساتھ تعلق کے حوالے سے ہو اللہ کے لحاظ سے ہو یا دربارِ رسالت کے ساتھ رابطے کے لحاظ سے ہو، اللہ عزوجل اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائے گا۔

اصلاح کے بعد فساد:۔

پھر فرمایا:

"وَلَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا"

www . SirateMustaqeem . net

زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔

کیونکہ اب تمہارا مقام و مرتبہ پہلے والا نہیں رہا، تمہارا اسٹیٹس (Status) بن گیا ہے۔

اللہ جل جلالہ فرماتا ہے: "وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا"

اصلاح کے بعد اب دو کام تمہارے ذمے ہیں، دُعا میں

(1) یہ خوف رکھو کہ کہیں اصلاح میں بگاڑ نہ آجائے۔

(2) یہ اُمید رکھو کہ تمہیں اصلاح کا اجر ضرور ملے گا۔

اب تمہاری شان یہ ہوگئی ہے کہ،

"اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ" (براٰت: الآية: ۵۲)

اب تم اللہ کے قریبی بن گئے ہو، اصلاح کے بعد یہ آیت ذکر کرنے کا مقصد تھا کہ اللہ کا قرب رحمت اور سب سے بڑی دولت ہے، تم رحمت میں آچکے ہو، کہیں اس سے محروم نہ ہو جانا، اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب ہے، تم رب سے تعلقات خراب کر کے رحمت سے دور نہ ہو جانا۔

اگر بدستور تم یونہی رہے تو رحمت تمہارے قریب رہے گی۔

جب اسلام پردیسی ہو جائے:۔

سید عالم، نور مجسم، شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس وقت فساد آجائے اور میرا اسلام بے گھر اور پردیسی ہو جائے،

اس وقت جو لوگ اصلاح کریں گے ہم نے اُن کے لیے جنت کے وعدے کر دیئے ہیں۔

"فَطُوْبٰی لِلْغُرَبٰی، اَلَّذِیْنَ یُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِی مِنْ سُنَّتِی" (ترمذی، رقم الحدیث ۲۶۳۰)

سنت سے مراد یہاں پورا دین ہے، فرمایا کچھ لوگ خرابی کریں گے، اُن کے بعد جو اصلاح کا بیڑا اُٹھالیں گے، انکو جنت کی خوشخبری سنا رہا ہوں۔

سو شہید کا اجر:۔

کہیں فرمایا: "مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ"
(ترغیب: ۱/۸۰ مشکوٰۃ حدیث نمبر ۱۷۶)

جو فساد کے وقت میری سنت کا جھنڈا بلند کرے گا، اُسے سو (100) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

ہمیں کیا کرنا ہے؟

میرے بھائیوں! اس گفتگو کا مقصد یہی ہے کہ آج جس ماحول میں ہم رہ رہے ہیں۔

ہر طرف بدعملی اور بداعتقادی کا فساد ہی فساد ہے، ہر طرف دھواں ہے، ہر طرف آلودگی ہے، ہر طرف گھٹن ہے، وہ تعلقات جو انسان کو کبھی عروج پر پہنچاتے تھے۔

آج کمزور ہو چکے ہیں، انکی اصلاح کی ضرورت ہے۔

ادارہ صراطِ مستقیم پاکستان نے اس عظیم مقصد کیلئے اپنا کام شروع کر دیا ہے یہ وہ مقصد ہے جس کو قرآن مجید نے کی ہر آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

اسی کے پیش نظر درس صراط مستقیم کا اہتمام بھی کیا جا رہا ہے ہم اسے پورے

www . SirateMustaqeem . net

ملک بلکہ پوری دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔

آپ اس گاڑی کے اولین سواروں میں سے ہیں۔

اس ناطے سے آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ

بَلِّغُوْا عَنِّی وَلَوْ آیَۃ کے تحت اس پیغام کو آگے سے آگے پھیلائیں۔

اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز اقبال ہے

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

OOOO

www . SirateMustaqeem . net

اصلاح اور اسکا اجر
مولانا محمد احمد حسن قادری
آ تجھے بتلاؤں اِک عمدہ ہنر
جو ہنر تاریکیوں میں ہے سحر
حضرتِ آصف جلالی کا بیاں
زندگی کے بحر میں ہے مدو جذر
آپ کے فرمان کے ہر لفظ سے
دل، جگر، اور روح تک ہوگا اثر
غور سے سُن کر سمجھ لینا ضرور
پھر سنور جائے گا سوچوں کا نگر
آپ کا ''درسِ صراطِ مستقیم''
نامور ہے، پُر اثر ہے، معتبر
ہر مہینے آخری اتوار کو
جامعہ میں ہو رہا ہے بے خطر
گر ہے طالب صلح کا احمد حسن
پڑھ ذرا ''اصلاح اور اسکا ثمر''
صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
گوجرانوالہ برانچ
0333-8122148 - 0301-6472990